کیا عربی عبارت کا یہی مطلب ہی جو کرشن جی کہتے ہیں؟ بہلا اتنا تو بتلاؤ کہ یعنی دریعنی لگانے کا کرشن جی کو کیا حق ہے - کیا تم ایمان سے کہہ سکتے ہو کہ یکون مولدہ بالصین کے مطابق مرزا صاحب پر یہ عبارت چسپاں ہو سکتی ہے؟ پھر اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ آپ حقیقۃ الوحی میں اسی عبارت کو ایسا صاف محرف کرتے ہیں کہ بنارسی ٹھگوں کے بھی کان کتر ڈالے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"شیخ محی الدین ابن العربی نے لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا" صہ

اس کمال ڈھٹائی کو دیکھیے کہ جس عبارت کو آپ ہی نقل کرتے ہیں اسی کو دوسرے مقام پر ایسا بگاڑتے ہیں کہ بے ساختہ منہ سے نکلجاتا ہے کہ ؎

کارِ شیطاں مے کند نامش ولی + گر ولی اینست لعنت بر ولی

لطیفہ - ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ مرزا صاحب اس جگہ تو حضرت ابن العربی کا قول سند لاتے ہیں مگر تقریر وحدۃ الوجود میں انہی ابن العربی اور انکے مذہب کی نسبت وہ بے نقط سناتی ہیں کہ الامان - مگر یہاں انہی کے قول کو (اور وہ بھی محرف کرکے) پیش کیا ہے - کیا سچ ہی ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل + میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا +

ہمنے جناب مسیح موعود کو کیا دیکھکر قبول کیا؟

اس عنوان سے ایک طویل مضمون قادیانی اخبار الحکم ۱۰ جنوری میں نکلا ہے جو کئی ایک نمبروں میں ختم ہوا ہے ۔ اس مضمون کا لکھنے والا ایسا طول نویس ہی کہ ہم جس مضمون پر اس کے دستخط دیکھ پاتے ہیں اس کو نہیں پڑھتے ۔ اگر بغور دیکھا جاوے تو یہی مرزا صاحب کا پکا مرید ہے - جس طرح مرزا صاحب طول نویسی میں مشاق ہیں یہ راقم بھی کم نہیں بلکہ ان سے بھی کسی قدر زائد - مگر ایک دوست کی فرمائش سے ہم نے بادل ناخواستہ اس مضمون کو پڑھا اور جواب کی طرف توجہ کی - سنئے!

ساری مضمون کا خلاصہ دو فقروں میں ہے جو خود راقم ہی کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں - راقم مضمون لکھتا ہے کہ -

"اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کے دعوی کا دار و مدار آکر آخر کار اسی مرکز پر ٹھیرتا ہے کہ یہ تمام اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے اور کہ اسلام میں یہ طاقت موجود ہے کہ اسکی پیروی کرنے سے اسکا ایک سچا پیرو وحی والہام سے مشرف کیا جا سکتا ہے ××× پس کیوں نہ ہم اس پہلو کو اختیار کریں جو اصل الاصول اور نتیجہ خیز پہلو ہے" (الحکم ۱۰ جنوری صٹ کالم ۲)

راقم مضمون کی یہ تقریر دو حصوں پر منقسم ہے ایک تو یہ کہ اسلام میں یہ برکت ہے - بہت خوب ہمیں اسپر تو بحث نہیں - دوسرا حصہ جو آپکی اصل مراد ہے یہ ہے کہ مرزا صاحب اسکا زندہ نمونہ ہیں - چنانچہ مرزا صاحب خود بھی ہمیشہ اسلام کا نمونہ اپنے وجود بے جود ہی کو پیش کیا کرتے ہیں (دیکھو تریاق القلوب صکہ) پس اس دوسرے حصہ پر ہماری بحث ہوگی یعنی اس حصہ پر کہ مرزا صاحب واقعی مورد وحی والہام ہیں یا نہیں لیکن اس بحث سے پہلے ہم ناظرین کو ایک خوش خبری سناتے ہیں کہ مرزائی جنگ کا صحیح نقشہ جو ہم نے آج سے سالہا سال پہلے پبلک میں پیش کیا تھا جسکو اسوقت مرزائیوں نے غلط سمجھا تھا راقم مضمون نے اسی کو صحیح سمجھا ہے - وہ نقشہ ہم نے رسالہ الہامات مرزا میں بتلایا تھا کہ مرزائی مباحث میں زور صرف اس بات پر ہونا چاہیئے کہ مرزا جی کے الہامات صحیح ہیں یا غلط - اسکا نتیجہ یہی بتلایا تھا کہ اگر مرزا جی اپنے الہامات میں سچے ہیں تو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ مقرب خدا ہیں پھر جو کچھ وہ فرما دیں یا کسی آیت کی تفسیر کریں گے وہی صحیح ہوگی اور اگر وہ اپنے الہامات میں کاذب ہیں تو گو بعض فرعی مسائل میں وہ حق بجانب ہوں یا انکا پہلو قوی ہو تو بھی وہ مسیح موعود یا مہدی مسعود نہیں ہو سکتے الحمد للہ کہ ہمارا پیش کردہ نقشہ آج مرزائی کمپ میں بھی منظور ہو گیا جسپر ہم خوشی میں اگر یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

آئے صد بار التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

الحمد للہ کہ موضوع بحث کا تو مقرر ہو گیا - اس نئی سڑک صاف ہے بس اب ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں کہ اس موضوع میں ہمارا ایک زبردست رسالہ ہے جسکا نام ہے الہامات مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کے الہامات کا وہ مدلل خاکہ اڑایا ہے کہ آجتک نہ مرزا سے

نہ کسی مرزائی سے اُسکا جواب بن پڑا - اس جگہ ہم بطور نمونہ مرزا جی کے الہامات کا نقشہ بتلاتے ہیں - غور سے سُنئیے!

مرزا صاحب کی پیشگوئیاں یوں تو بقول اُنکی سینکڑوں تک پہونچتی ہیں مگر وہ عموماً اُسی قسم کی ہیں جو گذشتہ ایام میں اخبار جامع العلوم مراد آباد کے شوخ مزاج اڈیٹر نے ایک پنڈت جی کی نسبت کی تھیں کہ صبح اُٹھتے ہی پنڈت جی کو پاخانہ پیشاب کی حاجت ہوگی - پنڈت جی کھانا کھائیں گے تو سیدھا اُن کے معدے میں اتر جائیگا - غرض مرزا جی کی پیشگوئیاں بھی بہت سی ایسی قسم کی ہیں مگر چند ایک ایسی بھی ہیں کہ اُن کو مرزا صاحب خود بھی اپنے لئے مدار صدق وکذب جانتے اور بتلاتے ہیں بہتر ہے کہ اُن پیشگوئیوں کی فہرست مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں بتلادیں -

مرزا صاحب رسالہ شہادت القرآن میں عبداللہ آتھم - پنڈت لیکھرام اور مرزا احمد بیگ اور اُس کے داماد کی نسبت پیشگوئیوں کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ :-

"یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت عظیم الشان ہے" صفحہ ۸۱

اس تحریر میں مرزا صاحب نے مرزا احمد بیگ اور اُن کے داماد والی پیشگوئی کو مسلمانوں سے متعلق بتلایا ہے گو ہمارا حق ہے کہ ہم سب پیشگوئیوں کی جانچ کریں لیکن چونکہ مرزا صاحب نے اس تقریر میں صرف ایک ہی پیشگوئی کو ہمارے حصے میں دیا ہے اس لئے سردست ہم بھی اسی ایک کو بطور نمونہ جانچتے ہیں -

شکر ہے کہ مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو واضح لفظوں میں بیان کیا ہوا ہے - آپ رسالہ کرامات الصادقین میں لکھتے ہیں :-

"قال انہا[1] سیجعل ثیبۃ ویموت بعلہا وابوہا الی ثلاث سنۃ[2] من یوم النکاح ثم نردہا الیک بعد موتہما ولا یکون احدہما من العاصمین" (اخیر صفحہ سرورق)

[1] تعجب ہے مرزا جی کا دعوے تو تنا ہے کہ میں بے مثل عربی لکھتا ہوں مگر افسوس ہے کہ اتنی سی عبارت میں کئی ایک غلطیاں ہیں دو تو صاف اور ایسی صریح ہیں کہ نحو میر پڑھنے والا کوئی

یعنی خدا نے کہا ہے کہ وہ عورت یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی (جسکے نکاح میں آنے کی بابت مرزا صاحب کو الہامات ہوتے تھے اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی تھی) بیوہ ہو جائیگی اُسکا خاوند اور اسکا باپ روز نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائیں گے پھر ہم (خدا) اُسکو تیری (مرزا کی پاس (نکاح میں) لے آوینگے اور اُن دونوں میں سے اُسکی حفاظت کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔

اس تحریر میں مرزا صاحب نے احمد بیگ اور اُس کے داماد کی موت یوم نکاح سے تین سال تک بتلائی ہے اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ اس پیشگوئی کی آخری تاریخ کیا ہے۔ شکر بلکہ صد شکر ہے کہ مرزا صاحب نے ہمیں اس امر کی تحقیق کرنے سے بھی سبکدوش کر دیا آپ رسالہ شہادت القرآن میں لکھتے ہیں:۔

"مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہیں" (صفحہ ۸)

یہ عبارت باآواز بلند پکار رہی ہے کہ احمد بیگ کا داماد (طال عمرہٗ) اکیس اگست ۱۸۹۴ء کو دنیا میں نہ رہنا چاہیئے تہا۔ مگر ناظرین کس حیرت سے سنیں گے کہ باوجودیکہ میعاد کو ختم ہوئے آج (اپریل ۱۹۰۸ء کو) تیرہ سال سات ماہ گذر چکے ہیں مگر وہ جوان (طال بقاہ) آج تک زندہ سلامت ہے جس کی زیست کی خبریں سُن سنکر مرزا جی اندر ہی اندر کڑھتے ہیں اور کہتے ہیں ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

ناظرین! یہ ہے مرزا جی کی وحی اور الہام کا نمونہ جو آپ حضرات نے دیکھ لیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ راقم مضمون مرزا جی کی بگڑی ہوئی وحی کو کیونکر سنوارتے ہیں۔ لیکن وہ

بقیہ حاشیہ

مبتدی بھی نہ کریگا جن لفظوں پر ہم نمبر لگائے ہیں اہل علم انکو بغور دیکھیں۔ نمبر اوّل یعنے یجعل صیغہ مذکر ہے جسکی ضمیر اللہ کی طرف ہے مگر اس کے ساتھ مفعول اوّل نہیں ہے پھر جملہ بنکر خبر ہے انّ کی حالانکہ انّ کا اسم ضمیر مونث ہے اور جملہ جو خبر ہے اُس میں رابطہ نہیں دوسری نمبر

یاد رکھیں سے
تروح الی العطار تبغی شبابھا
ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی مرزا صاحب نے ایسی شائع نہیں کی جو پیش از وقت صاف بتلائی ہو پھر اسکا وقوعہ بھی اسی طرح ہوا ہو اور جنکا وقوعہ تبلایا جاتا ہے وہ ایسی گول مول ہیں کہ موم کی ناک سے بھی زیادہ نرم ہیں۔ ہم اس امر کے ثابت کرنے کے لئے بفضلہ تعالیٰ کافی مصالحہ رکھتے ہیں اچھا ہوا کہ نامہ نگار مذکور نے یہ پہلو خود ہی اختیار کیا ہے

شیشہ سے کی طرح اے ساقی: چھیڑ یو مت کہ بھرے بیٹھے ہیں۔

جواب چیستان اور دجاجلہ کا غلط بیان

مرقع بابت فروری اور مارچ کے جواب میں ایک مضمون قادیانی رسالہ تشحیذ الاذہان میں نکلا ہے جس میں راقم مضمون مولوی فضل الدین مدرس قادیاں نے اپنی بے بسی کا پورا ثبوت دیا ہے ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اپنے پیر مغاں مرزا صاحب قادیاں کی سنت کے مطابق ہمارے بیان کو ہمارے الفاظ میں نقل نہیں کیا بلکہ اپنے الفاظ میں تحریف کرکے الٹ پلٹ قالب پہنا کر پیش کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ناظرین کی آنکھوں میں کچھ تو پہلے ہی مٹی پڑی ہوئی ہے اس سے اور کنکر پڑ جائینگے۔ مگر وہ جانتے نہیں کہ دنیا میں سوانکھے بھی ہیں۔ ناظرین کے لطف طبع کے لئے ہم ایک مثال تبلاتے ہیں۔ آپ نے مرقع بابت فروری کے صٓ اور ۸ کے حوالے سے یہ

لہ ایک بڑھیا عورت وسمہ لینے کو جارہی تھی کہ سر کے بالوں کو سیاہ کرے ایک شوخ مزاج شاعر نے اُسے دیکھکر یہ شعر پڑھا کہ عطار کے پاس جوانی کا سامان لینے چلی ہے بھلا جو زمانے کی اثر سے خراب ہو چکا ہے اُسے عطار کیا سنوار یگا؟ یہ شعر مرزا صاحب کے الہاموں اور اُن کے سنوارنے والوں کے حق میں بہت ہی موزون ہے (مرقع)

بقیہ حاشیہ

میں ثلاوث کی تمیز مفرد ہے حالانکہ جمع چاہئے دیکھو شرح مائۃ عامل (مرقع)